سوال

(294) گھر میں جماعت کروانے کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ ایک مکان میں رہتے ہیں، کیا ان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اسی مکان میں نماز باجماعت ادا کرلیں یا ان کے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان لوگوں کے لیے جو ایک مکان میں رہتے ہیں، واجب ہے کہ وہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں۔ ہر وہ شخص جس کے قرب وجوار میں مسجد موجود ہو، اس کے لیے واجب ہے کہ وہ مسجد میں ہی نماز ادا کرے۔

جب مسجد قریب ہو تو پھر کسی کے لیے، خواہ وہ ایک ہو زیادہ لوگ ہوں گھر میں نماز ادا کرنا جائز نہیں اور اگر مسجد دور ہو اور وہ لوگ اذان کی آواز نہ سنتے ہوں تو پھر گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس مسئلہ میں بعض لوگوں کی سستی بعض علماء کے اس قول پر مبنی ہے کہ نماز باجماعت سے مقصود یہ ہے کہ لوگ اجتماعی طور پر نماز ادا کریں، خواہ وہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہی کیوں نہ ہوں، اس لئے اگر لوگ گھروں میں باجماعت نماز ادا کرلیں تو انہوں نے گویا کہ اپنے واجب کو ادا کرلیا۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ نماز باجماعت کا اہتمام مسجدوں میں ہو اور یہ ضروری بھی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ» (صحيح البخاري، الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ح: ٦٤٤ وصحيح مسلم، المساجد، باب فضل صلاة الجماعة... ح: ٦٥١ (٢٥٢) واللفظ له)

’’میرا ارادہ ہے کہ میں نماز کا حکم دوں اور اقامت کہہ دی جائے، پھر میں کسی شخص کو حکم دے دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں کچھ چند آدمیوں کو لے کر جن کے پاس ایندھن کا گٹھا ہو، ایسے لوگوں کے پاس جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا ڈالوں۔‘‘

حالانکہ ممکن ہے ان لوگوں نے اپنی اپنی جگہ نماز ادا کرلی ہو، اس بنیاد پر سوال مذکوران لوگوں کے لیے واجب ہے کہ وہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں الا یہ کہ مسجد بہت دور ہو اور وہاں جانا مشکل ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل : صفحہ 308

[محدث فتویٰ]